

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب پڑھنے کی دعا

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم
العالیہ

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا
پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا عوامیہ ہے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَأَنْشُرْ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے
عظمت اور بزرگی والے!

(المستطرف ج ۱ ص ۴۰ دارالفکر بیروت)

نوٹ: اول آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے۔

طالبِ غم
مدینہ
و بقیع
ومغفرت

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
کی تالیفات سے ماخوذ مختلف سنتوں اور آداب کے بیان پر مشتمل کتاب



سنتیں اور آداب

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی

الصلوة والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ با حبیب اللہ

نام کتاب	: سنتیں اور آداب
پیش کش	: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
سن طباعت	: صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، فروری 2007ء
سن طباعت جدید	: شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ، اگست 2007ء
ناشر	: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر نال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پٹیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

دوستتیں اور آداب کے 12 حروف کی نسبت سے اس

کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعویذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں

گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔

﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتیٰ

الْوَسْخِ اس کا باؤضو مطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور ﴿۸﴾ احادیث مبارکہ کی

زیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عزوجل اور ﴿۱۰﴾

جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں

گا۔ ﴿۱۱﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں

گا۔ ﴿۱۲﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں

گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،

احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،

ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مسجد و مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا

ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ

اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے

خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تفتیش کتب

(۵) شعبہ تخریج (۶) شعبہ تراجم کتب

”المدینة العلمیة“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مجذوبِ دین و ملت، حامی

سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کعبہ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امین سجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے سے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ، شاہِ نبی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ" یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث ۲۶۸۷، ج ۳، ص ۳۰۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ایسے نازک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز عالم دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رجحان صرف دنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدم واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، لادینیت و بد مذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچا رہا ہے، گلشن اسلام پر ٹخاؤں کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ" یعنی فساد امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔

(کتاب الزهد الکبیر للإمام السیسی، الحدیث ۲۰۷، ج ۱، ص ۱۱۸، مؤسسة الکتب الثقافیۃ بیروت)

زیر نظر کتاب ”سنتیں اور آداب“ میں تقریباً 23 عنوانات کے تحت سنتیں

اور آداب بیان کئے گئے ہیں تاکہ مختصر مطالعے کے بعد بھی قدر کفایت معلومات حاصل ہو

سکیں۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف

فیضان سنت و دیگر تالیفات سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ حتی المقدور روایات کے حوالہ

جات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغ قرآن و سنت کی

عائگیں غیر سیاسی تحریک و دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔

اس کتاب کو شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی) کے مدنی

اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔ اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی

عطا، اس کے پیارے حبیب، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کریم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ

طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا البریل محمد الیاس عطار قادری

برفلا تعالیٰ کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

کوشش کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی

توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن

پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
10	سلام کرنے کی سنتیں اور آداب	1
22	مصافحہ اور معاہدہ کی سنتیں اور آداب	2
30	بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب	3
34	گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	4
42	سفر کی سنتیں اور آداب	5
56	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	6
59	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	7
63	ناخن، حجامت، موئے بشل وغیرہ کی سنتیں اور آداب	8
69	زلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب	9
72	تیل ڈالنے اور کٹھا کرنے کی سنتیں اور آداب	10
78	زینت کی سنتیں اور آداب	11
82	خوشبو لگانا سنت ہے	12
89	کھانے کی سنتیں اور آداب	13
95	پانی پینے کی سنتیں اور آداب	14
97	چلنے کی سنتیں اور آداب	15
99	بیٹھنے کی سنتیں اور آداب	16
102	لباس پہننے کی سنتیں اور آداب	17

104	جو تا پہننے کی سنتیں اور آداب	18
106	سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب	19
108	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	20
111	عمامہ کے فضائل	21
114	قرض دینے کے فضائل	22
118	مریض کی عبادت کرنے کا ثواب	23
121	ماخذ و مراجع	24
123	المدینۃ العلمیۃ کی کتب	25
125	یادداشت کا صفحہ	26

غم خواری کا ثواب

نور مان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مصیبت میں تعزیرت کرتا

(یعنی تسلی دیتا) ہے اللہ عزوجل بروز قیامت اُسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

(الترغیب والترہیب، ج ۴، ص ۳۴۴)

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بہت ہی

پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸)، بد قسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی

نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ سے ابتدا

کرنے کے بجائے ”آدابِ عرض“ کیا حال ہے؟ ”مزاجِ شریف“ صبح بخیر“، ”شام

بخیر“ وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے ابتدا کرتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔

رخصت ہوتے وقت بھی ”خدا حافظ“ ”گڈ بائی“ ”ٹاٹا“ وغیرہ کہنے کے بجائے سلام

کرنا چاہئے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ

دیں تو ترح نہیں۔ سلام کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ“ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۰۹)

(۲) سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔ اللہ عزوجل ارشاد

فرماتا ہے:

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا
ترجمہ کنز الایمان: اور جب تمہیں کوئی
کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے
بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔
(پ ۵، النسا: ۸۶)

(۳) سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں:

”وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عزوجل
کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدیدہ، ج ۲۲، ص ۲۰۹)

(۴) سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ (مرآة المناجیح)

ج ۶، ص ۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا

فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور

سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام

ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ تو انہوں نے

جواب دیا، ”السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ اور انہوں نے ”وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کے

الفاظ زائد کہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ۶۲۲۷، ج ۲، ص ۱۶۴)

(۵) عام طور پر معروف یہی ہے کہ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ ہی سلام ہے۔ مگر سلام

کے دوسرے، بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آکر صرف کہے ”سلام“ تو بھی سلام ہو جاتا

ہے اور ”سلام“ کے جواب میں، ”سلام“ کہہ دیا، یا، ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ ہی کہہ دیا، یا

صرف ”وَعَلَيْكُمْ“ کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔“ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۳)

(۶) سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی انشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۳۸)

(۷) ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے

ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، الحدیث ۶۲۳۶، ج ۴، ص ۱۶۸)

بیٹھے بیٹھے سلامی بھائیو! ہو سکے تو جب بس میں سوار ہوں، کسی اسپتال

میں جانا پڑ جائے، کسی ہوٹل میں داخل ہوں جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اکٹھے ہوں، سلام کر دیا کریں۔ یہ دو الفاظ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں، مگر ان کے فوائد و ثمرات بہت ہی زیادہ ہیں۔

(۸) بعض صحابہ علیہم الرضوان صرف سلام کی غرض سے بازار میں جایا کرتے

تھے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ راوی کہتے ہیں جب ہم چل پڑتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس روٹی فروش، دکاندار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ایک دن میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا۔ میں نے عرض کیا، بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کے لئے رکتے ہیں، نہ سامان کے متعلق پوچھتے ہیں، نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ”اے بڑے پیٹ والے! (سیدنا طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ہیں۔“

(ریاض الصالحین، کتاب السلام، باب فضل السلام والامر بالثناء، الحدیث ۸۵۰، ص ۲۳۹)

(۹) بات چیت شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنے کی عادت بنانی

چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ“ یعنی سلام بات چیت سے پہلے ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان... الخ، باب ما جاء فی السلام... الخ، ج ۴، ص ۳۲۱)

(۱۰) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل

کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان

ہے۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراكب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص ۱۱۹۱)

(۱۱) پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکرہیۃ، باب السالغ فی السلام وشمیت العاطس، ج ۵، ص ۲۲۵)

(۱۲) جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں ”عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ

السَّلَام“ یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔“ حضرت غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی

نے بتایا کہ میرے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا،

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو میرا سلام عرض کر۔ اس نے کہا، میں آپ (حضور صلی اللہ علیہ والہ

وسلم) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو گیا اور میں نے عرض کی، سرکار! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم میرے والد صاحب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں۔ حضور سید

دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَبِيكَ السَّلَام“ یعنی تجھ پر

اور تیرے باپ پر سلام ہو۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یقول فلان یقرنک السلام، الحدیث ۵۲۳۱، ج ۴، ص ۲۵۸)

(۱۳) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزوجل کا مقرب ہے۔ حضرت ابو امامہ

صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا: ”لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام

کرے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج ۴، ص ۲۴۹)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم! دو آدمی آپس میں ملیں تو کون پہلے سلام کرے؟ فرمایا: ”جو ان میں اللہ

تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب فضل الذی یدء بالسلام، الحدیث ۲۸۰۳، ج ۴، ص ۳۱۸)

(۱۴) سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی مقاربتہ وموادۃ المل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج ۶، ص ۴۳۳)

(۱۵) جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں اس سے

گھر میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر خالی گھر میں داخل ہوں تو ”السَّلَامُ عَلَیْكَ

ایہا النبیؐ“ کہیں یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ پر سلام ہو۔“

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہر مومن کے گھر میں سرکار مدینہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما رہتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: ”اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور

تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

گھر میں جب داخل ہوں اس وقت بھی سلام کریں اور جب رخصت ہونے

لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے

لوگوں کو سلام کہو۔ جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رخصت ہو۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج ۲، ص ۱۶۵)

(۱۶) آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے ”میں چلتا ہوں“ ”خدا حافظ“ ”اچھا“ ”بائی بائی“ وغیرہ کلمات کہتا ہے لہذا مجلس کے اختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسليم عند القيام وعند القعود، الحدیث ۲۷۱۵، ج ۴، ص ۳۲۳)

(۱۷) اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر السَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہا۔ تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔

(ماخوذ از بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۸۹)

حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے ”جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی رد واحد عن الجماعة، الحدیث ۵۲۱۰، ج ۴، ص ۲۵۲)

(۱۸) السَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہنے سے دس نیکیاں، السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہنے سے

تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ “۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا، تیس نیکیاں ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستیذان والادب، باب مافی فضل السلام، الحدیث ۲۶۹۸، ج ۳، ص ۳۱۵)

(۱۹) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ کہنے سے چالیس

نیکیاں ملتی ہیں۔ چنانچہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”چالیس نیکیاں ہیں اور فرمایا: ”اسی طرح ثواب زیادہ ہوتا ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام، الحدیث ۵۱۹۶، ج ۳، ص ۴۳۹)

(۲۰) جو سو رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام

کریں چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک

دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الاثریۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص ۱۱۳۶)

جلوہ یا رادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!

حسرتیں آٹھ پہرتی ہیں رستہ تیرا!

(ذوق نعت)

(۲۱) زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے

اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے

والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے

اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلوں کے اشارے سے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی کرہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ۲۷۰۲، ج ۴، ص ۳۱۹)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھا دیا تو پھر

مضایقہ نہیں۔“ (احکام شریعت، ص ۶۰)

(۲۲) سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۳) سلام کا فوراً جواب دینا واجب ہے۔ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ گار ہوگا اور

صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا، توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (رد المحتار مع در مختار، ج ۹، ص ۶۸۳)

(۲۴) جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۲۵) غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ! اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب

نہیں، جواب میں فقط ”وَعَلَيْكُمْ“ کہہ دیں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۶) سلام کرتے وقت حد رکوع تک (اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں)

جھک جانا حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

بد قسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ

کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں

یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

(۲۷) بڑھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا

آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۸) جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ

میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں

دوبارہ سلام کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تا جد امدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس

کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ

پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل... الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

(۲۹) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو ”السلام علیکم“ لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۳۰) اگر کسی نے آپ کو کہا، ”فلاں کو میرا سلام کہنا“ تو آپ خود اسی وقت جواب نہ دے دیں۔ آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

(۳۱) اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَام
اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں عَلَیْکَ وَ عَلَیْہَا السَّلَام
اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو عَلَیْکَ وَ عَلَیْہَا السَّلَام
اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَام
(ان سب کا ترجمہ یہی ہے ”تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی“)

(۳۲) جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوت قرآن، ذکر و درود میں مشغول ہوں یا انتظار نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں نہ ان پر جواب واجب ہے۔ (فتاویٰ الہندیہ، کتاب الکرامیۃ، باب السالغ فی السلام و تسمیۃ العاطس، ج ۵، ص ۱۲۵)
امام اہلسنت، مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۹ پر لکھتے ہیں: ذاکر پر سلام کرنا مطلقاً منع ہے اور اگر کوئی

کرے تو ذرا کر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی ولداری و وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم و اعظم ہے۔

(۳۳) کوئی اسلامی بھائی درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے

ان کو سلام نہ کریں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۴) اجتماع میں بیان ہو رہا ہو، اسلامی بھائی سن رہے ہیں آنے والا سلام نہ

کرے۔

(۳۵) جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے، یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے

جائے پیشاب سکھانے کے لئے ٹہل رہا ہے، غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے، گانا گارہا

ہے، کبوتر اڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۶) جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو ان پر

جواب واجب نہیں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۷) کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں

تو جواب دے دے۔

(۳۸) سائل (بھاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی فرض

سے آیا ہو)۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



مصافحہ اور معاہدہ کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات مصافحہ کرنا سنت صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے۔ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۳۵۵) حضرت ابوالخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ مصافحہ (ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروج تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ”ہاں۔“ (صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب المصافحہ، الحدیث ۶۲۶۳، ج ۴، ص ۱۷۷)

(۱) آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجاء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳، ج ۲، ص ۱۷۱)

(۲) ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والوں کے لئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب دو مسلمانوں

84404

نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمائے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الہی عزوجل کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت ہو گئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۲۵۳، ج ۴، ص ۲۸۶)

(۳) اسلامی بھائیوں کے آپس میں مصافحہ کرنے کی برکت سے دونوں کے گناہ

بخش دیے جاتے ہیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ”ہاتھ پکڑے“ (یعنی مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

(شعب الایمان، باب فی مقاربتہ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعاقتہ، الحدیث ۸۹۵۰، ج ۶، ص ۴۷۳)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب دو دوست آپس میں ملتے

ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے گلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(شعب الایمان، باب فی مقاربتہ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعاقتہ، الحدیث ۸۹۴۴، ج ۶، ص ۴۷۱)

(۴) سب سے پہلے یعنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں

حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں، جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۱۱۳، ج ۴، ص ۴۵۳)

(۵) سلام کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت (سلام کرنا) یہ ہے کہ مصافحہ بھی کیا جائے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستعداد ان والادب، باب ما جاء فی المصافحہ، الحدیث ۲۷۴۰، ج ۴، ص ۳۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق میں

سے ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔“

(شعب الایمان، باب حسن الخلق، فصل فی طلاقہ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۴، ج ۶، ص ۲۵۳)

(۶) خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۳۵۹) حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے گھر میں تھے، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستعداد ان، باب ما جاء فی المعانقہ والقبلة، الحدیث ۲۷۴۱، ج ۴، ص ۳۳۵)

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب

فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرط شفقت سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا لیا۔ چنانچہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، جس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ملتے تھے کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہارے ساتھ مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہیں ملا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے ساتھ مصافحہ کرتے (یعنی میں نے جب بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مصافحہ ضرور فرمایا) ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا۔ میں اپنے گھر موجود نہیں تھا۔ جب میں آیا مجھے خبر دی گئی۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تخت پر رونق افروز تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ بہت

بہتر ہوا اور بہتر۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی العائقہ، الحدیث ۵۲۱۴، ج ۴، ص ۴۵۳)

حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت با برکت میں حاضر ہوئے تو ان کو بھی گلے سے لگایا چنانچہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، روف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے تو گلے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلہ مابین العینین، الحدیث ۵۲۲۰، ج ۴، ص ۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خوش نصیب صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں کو چومنے کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے ایک واقعہ مروی ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الید، الحدیث ۵۲۲۳، ج ۴، ص ۴۵۶)

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے

صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد سرکار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں

شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی

جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ فرماتے ہیں: مشائخ و بزرگان دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی

خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب

میں دیکھا تو ان سے پوچھا، ”مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟“ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ

کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات

یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا

کہ فرمان ہوا، ”ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے دست مبارک کو چومنا تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔

(اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

(۷) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۸) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷)

(۹) رخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ کریں۔ صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد

امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: "اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۰) فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں

سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۱) مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں

ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)
 (۱۲) مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ
 دعا بھی پڑھیں ”يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ“ (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت
 فرمائے)۔

(۱۳) ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

(رد المحتار، کتاب الخطر والاباحہ، فصل فی الحج، ج ۹، ص ۶۸۲)

(۱۴) گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے

ثابت ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۵) صرف تہبند باندھ کر نیا پاجامہ پہننے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ گرتا

پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۶) عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۱۷) عالم دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

(۱۸) مصافحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

(۱۹) ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محل فتنہ نہ ہو، اگر

معاذ اللہ شہوت کے لئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں

چومے یا نعوذ باللہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔ (ملخص بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۲۰) والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

(۲۱) عالم باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ

مستحب ہے مگر وہ عالم یا نیک شخص بذات خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور

یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ اور اگر کوئی تعظیماً کھڑا نہ ہو تو ہرگز ہرگز دل میں کدورت (میل) نہ لائیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔“ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



روزی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دو اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)) شاید! ”تجھے اس کی برکت سے روزی مل

رہی ہے۔“

”سنن الترمذی“، ابواب الزہد، باب فی التوکل علی اللہ، الحدیث: ۲۳۴۵، ص ۱۸۸۷.

و ”اشعة اللمعات“، کتاب الرقاق، باب التوکل و الصبر، الفصل الثالث، ج ۴، ص ۲۶۲.

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلا ضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلا ضرورت بولنا بہت بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہذا ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گفتگو اس طرح و نشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر

فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا چنانچہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کر لیتا تھا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج ۱۰، ص ۱۱۵)

(۲) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ

اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے ان شاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔

(۳) چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں دوست آپس میں

کرتے ہیں، معیوب ہے۔

(۴) دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی،

سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقہ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ۹، ص ۵۳۹)

(۵) بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی

ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

(۶) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی

بات شروع نہ کر دیں۔

(۷) کوئی ہکلا کر بات کرنا ہو تو اس کی نقل نہ اتاریں کہ اس سے اس کی دل

آزاری ہو سکتی ہے۔

(۸) بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔)

(ماخوذ از مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۴۰۲)

(۹) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(۱۰) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”جب تم کسی دنیا

سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر

حکمت کا نزول ہوتا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ۴۱۰۱، ج ۴، ص ۱۲۲)

(۱۱) حدیث پاک میں ہے ”جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔“

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عمالایعہ، الحدیث ۴۹۸۳، ج ۴، ص ۲۵۲، جامع

الترمذی، کتاب حفة القیلة، باب (نمبر ۵) الحدیث ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

(۱۲) کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا

چاہیے۔ اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے، ”كَلِمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ“ (یعنی لوگوں سے ان کی

عقلوں کے مطابق کلام کرو۔) یعنی اس طرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ

آئیں، الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں، مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کئے

جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک بھی

سمجھ نہ آئے گا۔

(۱۳) اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روک رکھیں۔ حضرت عقبہ بن

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نجات

کیا ہے؟ فرمایا، ”اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔“

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۱۴) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زبان کو صحیح استعمال کیا تو اس کا

جو کچھ فائدہ ہوگا وہ سارا ہی جسم پائے گا اور اگر یہ سیدھی نہ چلی کسی کو گالی وغیرہ دے

دی تو زبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی دیگر اعضاء کی ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب

انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، ”ہمارے بارے

میں اللہ تعالیٰ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی

سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی، ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

(السموٰۃ للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۱۹۰۸، ج ۴، ص ۱۹۰)

(۱۵) آپس میں ہنسی مذاق کی عادت کبھی مہنگی پڑ جاتی ہے حضرت عمر بن

عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور برے افعال کی بنیادیں دلوں میں استوار ہو جاتی ہیں۔“

(کیمائی سعادت، رکن سوم مہلکات، باب پیدا کردن ثواب خاموشی، ج ۲، ص ۵۶۳)

(۱۶) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کریں، گالی گلوچ سے

اجتناب کرتے رہیں اور یاد رکھیں کہ اپنے بھائی کو گالی دینا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔“

(کیمائی سعادت، رکن سوم باب فحش، آئینہ گفتن است، ج ۲، ص ۵۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل

کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔“ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔



گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست و احباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے؟ دعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ تو کیا پڑھنا چاہئے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب وغیرہ کے حوالے سے متعدد سنتیں اور آداب ہیں:

(۱) اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام

کریں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربتہ و..... الخ، فصل فی السلام من خرج من بیۃ، الحدیث ۸۸۴۵، ج ۶، ص ۴۴۷)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ القوی مراۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 9 پر

تحریر فرماتے ہیں: ”بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں ہوتے تو بسم اللہ اور قل هو اللہ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور

رزق میں برکت بھی۔“

(۲) اللہ عزوجل کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے

ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور

کھانا کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ”آج یہاں نہ تمہاری رات

گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے۔ اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ عزوجل کا ذکر کئے

داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج کی رات یہیں گزرے گی۔ اور جب کھانے کے وقت

اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: ”تمہیں ٹھکانہ ابھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامها، الحدیث ۲۰۷۸، ج ۳، ص ۱۱۶)

(۳) جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا

پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں برکت ہی برکت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو

فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ ”بِسْمِ اللّٰہِ“ تو وہ فرشتے کہتے ہیں

تو نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور جب انسان کہتا ہے، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ“ تو

فرشتے کہتے ہیں اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے تَوَكَّلْتُ عَلَى

اللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص

کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم

اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور خدا عزوجل کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہو گیا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث ۳۸۸۶، ج ۴، ص ۲۹۲)

(۴) جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت

حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔ (ملخصاً

بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل

جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔“

(صحیح مسلم، کتاب الاستئذان والادب، الحدیث ۲۱۵۳، ص ۱۱۸۶)

(۵) جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلہ کی اجازت

نہ دی جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔“

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی مقاربتہ وموادۃ المل الدین، فصل فی الاستئذان الحدیث ۸۸۱۶، ج ۶، ص ۴۴۱)

گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ فوراً گھر میں باہر

والے کی نظر نہ پڑے۔ آنے والا باہر سے سلام کر رہا ہو، اجازت چاہ رہا ہو اور صاحب

خانہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر لے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اجازت طلب کرنے کا

حکم آنکھ کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ (اس لئے کہ اہل خانہ کی نجی زندگی کے اسرار منکشف نہ ہو سکیں)۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۲۱۵۶، ص ۱۱۸۹)

(۶) جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح

اجازت مانگیں ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“

(مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۴۶) حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں

بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے

عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

اپنے خادم سے فرمایا: باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا

طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں داخل ہو سکتا

ہوں؟“ اس آدمی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا،

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۷، ج ۴، ص ۴۴۳)

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی خدمت باہر کھت میں حاضر ہوا۔ میں جب اندر داخل ہوا اور سلام عرض نہ

کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”لوٹ جاؤ اور یہ کہو، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“

کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۶، ج ۴، ص ۴۴۳)

(۷) اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ

لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود

”اجازت“ ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے، اور وہ اپیلچی (یعنی قاصد) کے ساتھ آئے یہ اس کا اذن (اجازت) ہے۔“ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کا کسی کو بلانے کے لئے بھیجنا اس کی طرف سے اجازت ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرجل اذا دعی ان یكون ذلک اذنه، الحدیث ۹۸۱۵، ج ۴، ص ۴۲۷)

(۸) اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کھنکارنا چاہیے جیسا کہ

مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ج ۴، ص ۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے

وقت ضرورت دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

(۹) اگر دروازے پر پردہ نہ ہو تو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوں۔ حضرت

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے پھر فرماتے ”السَّلَامُ عَلَیْكُمْ“ ”السَّلَامُ عَلَیْكُمْ“

اور یہ اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، فصل کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج ۳، ص ۴۴۶)

(۱۰) جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو

پوچھے کون ہے؟ باہر والا ”میں“ نہ کہے جیسا کہ آج کل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا

نام بتائے۔ جواباً ”میں“ کہنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند نہیں۔ (بہار

شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا، میں

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی ”میں“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: میں، میں کیا؟ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذاق قال انا، الحدیث ۶۲۵۰، ج ۳، ص ۱۷۱)

(۱۱) کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہیے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے، رسول اکرم شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خانہ اقدس میں تشریف

فرماتے۔ کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جھانکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی اپنا نچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی راقوم بغیر اذنہم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۳، ص ۳۲۵)

اسی طرح کسی موقع پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دروالت پر جلوہ فرماتے اور

کسی نے جب سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اظہار

ناراضگی فرمایا۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجار ہے تھے فرمایا: اگر میری توجہ اس طرف ہوتی کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کی کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنہم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے گھروں کے دروازے یا کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں یا ان پر کوئی سادہ سا پردہ وغیرہ ڈال دینا چاہیے جس کی وجہ سے بے پردگی نہ ہو۔

(۱۲) گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل

آزاری ہو۔ ہاں، اگر ناجائز بات دیکھیں، مثلاً جانداروں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھا دیں۔ ہو سکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

(۱۳) جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول

کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہوگی۔

(۱۴) واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دعا بھی کریں اور شکریہ بھی ادا کریں۔

(۱۵) سلام کرنے کے بعد رخصت ہوں۔

(۱۶) گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو ”السَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ“ کہیں کہ مومنوں

کے گھر میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

(۱۷) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھیں:

”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل ہی کی طرف سے طاقت و قوت ہے اللہ

عزوجل ہی کے بھروسے پر۔ (مشکوٰۃ المصابیح، الحدیث ۲۲۳۳، ج ۱، ص ۴۵۶)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنتوں پر عمل

کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔“ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

سفر کی سنّتیں اور آداب

پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو!

اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو توراہ خدا عزوجل میں عاشقان رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنّتیں اور آداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصول ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

(۱) ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت

ہے۔ (اشعۃ الممعات، ج ۵، ص ۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوہ فتوڑی... الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج ۲، ص ۴۹۶)

(۲) اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”سرکار مدینہ سلطان باقرینہ، قرار قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سیکنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الدرّجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج ۳، ص ۴۰)

(۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو

امیر بنا لیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون..... الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج ۳، ص ۵۱، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نگرانِ قافلہ خوش اخلاق، جذبہ اخلاص و ایثار سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے۔ اپنے ہم سفر اسلامی بھائیوں کی دیکھ بھال کرے۔ بالفرض اگر شرکاء قافلہ کسی بات پر ناراض بھی ہو جائیں، آپس میں کوئی چپقلش یا رنجش بھی ہو جائے تو حکمت عملی کے ساتھ معاملات کو سلجھا دے مگر عدل و انصاف کا دامن بھی نہ چھوڑے۔ نیز مامور بھائیوں کو بھی چاہیے کہ جہاں تک شریعت کے مطابق نگران قافلہ ہدایات دے ان کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ سفر میں حوصلہ بلند رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات سفر کی تھکان کے سبب یا آپس میں اختلاف رائے کی وجہ سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان مواقع پر صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑیں۔ پیار و محبت سے سارے معاملات کو سلجھاتے چلے جائیں۔

(۴) چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کر دائیں اور جن سے معافی

طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کے لئے آئے تو وہ اس کا

عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب بزو الیہا کم تبرک... الخ، الحدیث، ۲۳۲۰، ج ۵، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لیے کھڑے

ہوں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا، ”جسکا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے

اور جنت میں داخل ہو جائے۔“ (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر دوسری مرتبہ اعلان

کرے گا، ”جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔“ (لوگ حیرانی سے پوچھیں

گے) ”اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟“ جواب ملے گا، ”(وہ) جو لوگوں کو

معاف کرنے والے تھے۔“ منادی پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا، ”جسکا ذمہ اللہ

تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔“ پس اتنے اتنے ہزار

کھڑے ہونگے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

(المعجم الاوسط، الحدیث، ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۲۲)

(۵) لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل ”الْحَمْدُ

وَقُلْ“ سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ پھر

اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

(۶) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ

عزوجل کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے

والا ہے۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا يُضِيْعُ
وَدَائِعَةَ
ترجمہ: میں تم کو اللہ عزوجل کے حوالے کرتا
ہوں جو سوچی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشبیح الغزوة ووداد اعظم، الحدیث، ۲۸۲۵، ج ۳، ص ۳۷۲)

(۷) سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ

لیا کریں۔

(۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اٰخِرَتِكَ۔ (۲) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اٰخِرَتِكَ۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اٰخِرَتِكَ۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اٰخِرَتِكَ۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اٰخِرَتِكَ۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے فرمایا: اے جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے

ساتھیوں میں بہتر اور توشیہ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب

ہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

(۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اٰخِرَتِكَ۔

(۲) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اٰخِرَتِكَ۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اٰخِرَتِكَ۔

(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اٰخِرَتِكَ۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اٰخِرَتِكَ۔

ہر سورت کو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سے شروع کرو اور اسی پر ختم

کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔

حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشہ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، فصل فی آداب الوراہ، آداب متفرقة، الحدیث ۱۷۲۵، ج ۶، ص ۳۱۲)

(۸) ٹرین یا بس وغیرہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر اور سبحان اللہ تین

تین بار، لا الہ الا اللہ ایک بار پھر کہے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ

ہمارے بڑے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب عزوجل کی طرف پلٹنا ہے۔

(پ ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴)

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۷۲۸)

(۹) جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، ان شاء اللہ عزوجل ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔

ترجمہ: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا

بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسُهَا ۝ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(المرجع السابق، ص ۷۲۹)

(۱۰) دوران سفر ذکر اللہ عزوجل کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر، الحمد لله اور سبحان اللہ سب تین تین بار، لا الہ الا اللہ ایک بار۔

اللہ، اللہ اکبر، الحمد لله اور سبحان اللہ سب تین تین بار، لا الہ الا اللہ

ایک بار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر و درود کا وز در کھیں یا اس عظیم مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اگر ہم دورانِ سفر ذکر اللہ عزوجل میں مصروف رہیں گے تو فرشتے راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللہ عزوجل گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہوگا جیسا کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سفر کے دوران اللہ عزوجل کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عزوجل اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحسن الحسین، کتاب اوعیہ اسرار، ص ۸۲)

راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے کا ثواب

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس شخص کا چہرہ راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عزوجل اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔“ (المعجم الکبیر، رقم ۷۲۸۲، ج ۸، ص ۹۶)

(۱۱) جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اتریں

۔ کیونکہ حضرت سیدنا ابولعببہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اترتے تو

منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔“ اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب ما من انضمام العسکر، الحدیث ۲۶۲۸، ج ۳، ص ۵۸)

(۱۲) دوران سفر اگر کوئی حاجت مندل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی

چاہیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس میں ثواب زیادہ ہوگا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے گا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادراہ ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادراہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔“

(سنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ج ۲، الحدیث ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

(۱۳) جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ

کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو ”اللہ اکبر“ کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ عزوجل کہنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ”جب ہم بلندی پر چڑھتے تو ”اللہ اکبر“ کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اترتے تو

”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہتے تھے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسر، باب التکبیر اذا علا شرفاً، الحدیث ۲۹۹۳، ج ۲، ص ۳۰۷)

(۱۳) مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے

اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعا مقبول ہے۔

اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی

ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا: ”تین قسم کی دعائیں مستجاب (مقبول) ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی

شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے لئے

دعا۔“ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما ذکر فی دعوة المسافر، الحدیث ۳۳۵۹، ج ۵، ص ۲۸۰)

(۱۵) منزل پر اتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں ان شاء اللہ عزوجل ہر نقصان سے

بچیں گے۔ دعا یہ ہے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا

ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

شَرِّ مَا خَلَقَ

(کنز العمال، کتاب السفر، الفہم الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۵۰۸، ج ۶، ص ۳۰۱)

(۱۶) جب دشمن کا خوف ہو۔ سورۃ ”لَا يُلْفِ“ پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل ہر

بلاء سے امان ملے گی۔ (الحسن الحسین، کتاب اوعیۃ السفر، ص ۸۰)

(۱۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس

طرح تین بار پکاریں:

أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے بندو! میری مدد کرو۔

(الحسن الحسین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۲)

(۱۸) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنت مبارکہ

ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

(۱۹) سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دو گانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت ہے۔

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نماز نفل) ادا فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر، الحدیث ۳۰۸۸، ج ۲، ص ۳۳۶)

مدنی قافلے میں سفر کی "72" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۳۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

(۱) اصل مقصود یعنی مدنی قافلے میں سفر کروں گا (۲) اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا

(۳) پلے سے کھاؤں گا (۴) سواری کی دعا پڑھوں گا (۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ

نہیں ملی تو اپنی نشست پر باصرار بٹھاؤں گا (۶، ۷) کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئیگا تو

اس کے لئے نشست خالی کر دوں گا (۸) مدنی قافلے والوں کی خدمت کروں

گا (۹) امیر قافلہ کی اطاعت کروں گا (۱۰، ۱۱، ۱۲) زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفل مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی، فضول نگاہی سے بچوں گا اور بھوک سے کم کھاؤں گا (۱۳) سفر میں ہر موقع پر مدنی انعامات پر عمل جاری رکھوں گا (۱۴، ۱۵، ۱۶) وضو، نماز اور قرآن پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہ کر درست کروں گا (جاننے والا نیت کرے کہ سکھاؤں گا) (۱۷، ۱۸) سنتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور (۱۹) دوسروں کو سکھاؤں گا اور (۲۰) ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا (۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵) تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا (۲۶) تہجد (۲۷، ۲۸) اشراق و چاشت اور (۲۹) اوابین کی نمازیں پڑھوں گا (۳۰، ۳۱) ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، اللہ اللہ کرتا رہوں گا، درود شریف پڑھتا رہوں گا (دورانِ درس و بیان بغیر پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے) (۳۲) صدائے مدینہ لگاؤں گا یعنی نماز فجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا (۳۳، ۳۴، ۳۵) راستے میں جب جب مسجد نظر آئیگی تو اس کی زیارت کروں گا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھوں گا، موقع ملا تو صَلُّوا عَلٰی الْحَبِیْب کہہ کر دوسروں کو بھی درود شریف پڑھاؤں گا (۳۶، ۳۷) بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی نگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دعا پڑھوں گا (۳۸، ۳۹، ۴۰) مسلمانوں کو سلام کر کے ان سے پر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا (۴۱) خوب انفرادی کوشش کروں گا (۴۲، ۴۳) ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے لئے مسلمانوں کو تیار کروں گا (۴۴) نیکی کی دعوت دوں گا (۴۵) درس دوں گا (۴۶) موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا (۴۷، ۴۸) جہاں قافلہ جائیگا وہاں کے کسی بزرگ کے مزار شریف پر مدنی

قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا (۴۹) سنی عالم کی زیارت کروں گا (۵۰) اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا (۵۱) اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیر قافلہ کے مشورے سے اس کی مالی امداد کروں گا (۵۲، ۵۳، ۵۴) سفر میں اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور امت مسلمہ کے لئے دعائے خیر کروں گا (۵۵، ۵۶) جس مسجد میں قیام ہو گا اس مسجد اور وہاں کے وضو خانے کی صفائی کروں گا (۵۷) اگر کسی نے بلا وجہ سختی کی تب بھی صبر کروں گا (۵۸، ۵۹) تھکن وغیرہ کے سبب غصہ آ گیا تو زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا (۶۰، ۶۱، ۶۲) اگر مسجد میں مدنی قافلہ کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے الجھنے کے بجائے اس کو اپنے اخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا (۶۳) اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اس سے جھگڑا نہ کر کے حدیث پاک میں دی ہوئی بشارت مصطفیٰ کا حقدار بنوں گا: ”جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اسکے لئے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا۔“ (جامع الترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی المرء، الحدیث ج ۳ ص ۴۰۰) (۶۴، ۶۵) اگر کسی نے ظلماً مارا بھی تو جوابی کارروائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عزوجل میں مار کھانے والی سنتِ بلالی ادا ہوئی (۶۶، ۶۷، ۶۸) اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہو گئی تو اسی وقت احسن طریقے پر معافی مانگوں گا (۶۹، ۷۰، ۷۱) چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تالیفوں کا زیادہ امکان رہتا ہے لہذا واپسی پر انتہائی لجاجت کے ساتھ

فرداً فرداً معافی تلافی کروں گا (۷۲) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے تحفہ لے جانے کی سنت ادا کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔“

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث ۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

ہر دم وابستہ رہیے۔ مدنی انعامات پر عمل کرتے رہئے، دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جس مسجد میں، جس نماز کے بعد شروع ہوتا ہو وہ نماز اسی مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کیساتھ ادا کر کے اجتماع میں آخر تک شرکت فرمائیں۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں یکمشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر ۳۰ دن میں کم از کم ۳ دن سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں ضرور سفر کرے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں جب کبھی سفر درپیش ہو تو پورا سفر سنتوں کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں بار بار حرمِ مدینہ کا مبارک سفر نیز عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفرِ نبیب فرما۔ آمین بجاو اللہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قافلے میں چلو

(کلام: شیخ طریقت امیر اہلسنت ابی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
 چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو
 ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
 طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو
 گر مدینے کا غم چاہیے چشم نم
 آنکھ بے نور ہے دل بھی رنجور ہے
 اولیائے کرام ان کا فیضان عام
 اولیاء کا کرم تم پہ ہو لاجرم
 ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو
 رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں
 دل کی کالک دھلے مرضِ عصیاں ٹلے
 قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دعاء
 دکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے
 غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں
 ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ
 علم حاصل کرو جہل زائل کرو
 تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو
 گرچہ ہوں گے میاں یا کہ ہوں سردیاں
 لوٹنے سکتیں قافلے میں چلو
 پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
 دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
 ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو
 لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو
 ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
 لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
 دل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو
 رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو
 بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو
 آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
 پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
 ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
 دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
 کام سارے بنیں قافلے میں چلو
 پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو
 چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
 چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو

کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں
 بارہ ماہ کے لیے تیں دن کیلئے
 سنتیں سکھنے تیں دن کے لیے
 اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو
 فون پر بات ہو یا ملاقات ہو
 دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں
 درس دیں یا سنیں یا بیان آپ دیں
 عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول
 عاشقانِ رسول آئے لینے دعا
 عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا
 عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ
 کھانائے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں
 ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سنیں
 یا خدا عزوجل بخش دے ان مسلمانوں کو جو
 یا خدا عزوجل ہر گھڑی رٹ ہو عطار کی

صَلُّوا عَلَيَّ الْعَبِيْبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

بٹھے بٹھے اسلامی بھائیو!

سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سنت ہے۔ سرکارِ تامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباعِ سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے:

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہ اشک کی تین سلاسیاں لگایا کرتے تھے۔

(بخاری الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، الحدیث ۱۷۶۳، ج ۳، ص ۲۹۳)

بٹھے بٹھے اسلامی بھائیو! حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سرمہ سوتے وقت

استعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) لہذا اہم رات کو جب بھی سویا کریں

ہمیں سرمہ لگانا نہ بھولنا چاہیے۔ سوتے وقت سرمہ لگانے میں یہ مصلحت ہے کہ سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مسامات میں سرایت کر کے آنکھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سرمہ اشد بہتر ہے:

ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سرموں میں بہتر سرمہ ”اشد“ ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرنا اور پلکیں اگاتا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاشد، نور بیٹ ۳۲۹، ج ۴، ص ۱۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ اشد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ سرمہ

آمنہ رضی اللہ عنہا بی بی کے دلار سے، ہم بے کسوں کے سہارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خود بھی استعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اس کے استعمال کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہذا ہو سکے تو سرمہ اشد ہی استعمال کرنا چاہیے۔ احادیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرمہ اشد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اگاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اشد اعنہان میں پایا جاتا ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بہر حال اشد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

سرمہ لگانے کا طریقہ

حدیث بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے

تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور ”شمال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم“ میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمال الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ... الخ ص ۷۷)

لہذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی

دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کر کے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔ (المرجع السابق، الفصل الثالث، فی صفۃ شعرہ... الخ ص ۸۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت

بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!

جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چھینکنے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنّتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے ”آکھھی آکھھی“ کر لیا۔ ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ ایسا نہیں ہے، اس کی بھی سنّتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئیں۔

(۱) چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔“

(شعب الایمان، باب فی تسمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، الحدیث ۹۳۵۵، ج ۷، ص ۲۲)

(۲) جب چھینک آئے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہیں گے تو فرشتے ”رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہیں گے۔ اگر آپ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے، يَرْحَمُكَ اللهُ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہے تو فرشتے

کہتے ہیں ”رَبِّ الْعَالَمِينَ“ اور وہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہتا ہے، تو فرشتے

يُرْحَمُكَ اللّٰہ یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۳۳۷۱ ج ۲، ص ۳۰۵)

(۳) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا سنت ہے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً۔ يُرْحَمُكَ اللّٰہ“ (یعنی اللہ

عزوجل تجھ پر رحم کرے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب

میں تاخیر کر دی تو گنہگار ہوگا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا تو بہ بھی

کرنا ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

(۴) جواب سن کر چھینکنے والا کہے۔ ”يَغْفِرُ اللّٰہ لَنَا وَلَكُمْ“ (اللہ تعالیٰ ہماری اور

تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے، ”يَهْدِيْكُمْ اللّٰہ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُم“ (اللہ عزوجل تمہیں

ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب ما تحل وما لا تحل، الباب السابع فی السلام وشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۵) چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے

گا۔ (الفتاویٰ الھندیہ، کتاب ما تحل وما لا تحل، الباب السابع فی السلام وشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۶) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دو بار د چھینک آئے اور وہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ

۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں بھی موجود تھا۔ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: يُرْحَمُكَ اللّٰہ، (اللہ عزوجل تجھ پر رحم

فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اسے زکام ہو گیا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء لم یثمت العاطس، الحدیث ۲۷۵۲، ج ۲، ص ۳۳۱)

(۷) جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے

اور حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور نبی کریم، رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ”جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم اس کے لئے بِرَحْمَتِ اللّٰہ کہو۔ اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو تم بھی بِرَحْمَتِ اللّٰہ نہ کہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب تسمیت العاطس وکراہیۃ التنادب، الحدیث ۲۹۹۲، ص ۲۹۹۲)

(۸) برہنہ کی چھینک کا جواب مرد، زور سے دے اور جوان عورت کا جواب دل

میں دے۔ (البتہ اتنی آواز ضروری ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے) (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(۹) چھینکنے والا دیوار کے پیچھے ہو جب بھی جواب دیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(۱۰) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو

سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

(المرجع السابق، ص ۳۲۶)

(۱۱) نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۲۹)

(۱۲) آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے

دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب ما تکمل وما لا تکمل، الباب السابع فی السلام و تسمیة العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۱۳) کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں

يَهْدِيكَ اللّٰهُ (اللہ عزوجل تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔



نماز عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُونِيْ اَصَلِيْ)) ذرا اٹھو! مجھے نماز تو پڑھنے

دو۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر و البلی، الحدیث: ۴۲۷۲، ص ۲۷۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُونِيْ اَصَلِيْ (ذرا اٹھو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں:

یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند تھا اللہ نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام

سوالوں کا جواب ہو چکی۔ (مرآة المناجیح، ج ۱، ص ۱۴۳)

ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”الطُّهُورُ ذِئْبٌ صَفِيٌّ الْاِيْمَانِ يَعْنِي صَفَايَ اَدْهَا اِيْمَانٌ هُوَ“۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیر ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینہِ مسلم، غرور و تکبر، بغض و حسد، وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کے لئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے متعلق مدنی پھول ملاحظہ ہوں۔

چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کر لیں، مونچھیں اور ناخن

تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور موئے زیر ناف موٹنا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں موچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیر ناف موٹنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کر لینا چاہیے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶) پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کر ہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے موچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

(شعب الایمان، باب فی الطہارات، فصل الوضوء، الحدیث ۲۷۶۳، ج ۳، ص ۲۴)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ:

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے یہاں بیان کئے جاتے ہیں ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے ان شاء اللہ عزوجل سنت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کبھی ایک پر عمل کر لیں کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔ چنانچہ ذیل میں دونوں طریقے پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم

سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور اٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵)

(۲) دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب اٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

بہار شریعت میں ”دَرِّ مَخَارِ“ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر اٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیں۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(۳) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا

ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مواد اللہ عزوجل (رد المحتار مع درمختار، کتاب النظیر والاباحہ، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۶۸)

(۴) لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(کیمائے سعادت، اصل دوم در طہارت، ج ۱، ص ۱۶۸)

(۵) ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہئیں۔ بیت الخلاء یا غسل خانہ

میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(رد مختار مع رد المحتار، کتاب النظیر والاباحہ، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۶۸)

(۶) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

(۷) بغل کے بالوں کو اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔

(رد مختار مع رد المحتار، کتاب النظیر والاباحہ، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۷۱)

(۸) ناک کے بال نہ اکھاڑیں کہ ان سے مرض آکلفہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصا... الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۹) گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (رد مختار مع رد المحتار، کتاب النظیر والاباحہ، فصل فی

البیج، ج ۹، ص ۶۷۰) یعنی جب کہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔

ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈادیں۔ نبی

پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج ۲، ص ۱۸۷)

(۱۰) ابرو کے بال اگر بڑے ہو جائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔

(رد مختار مع رد المحتار، کتاب النظیر والاباحہ، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۷۰)

(۱۱) داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (رد المحتار، ج ۴، ص ۶۷۱) امام اہلسنت، مجدد

دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۶ پر

لکھتے ہیں: ”داڑھی قلموں کے نیچے سے کپٹیوں، جبروں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشوہ خلق و یقین صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔

(۱۲) ہاتھ، پاؤں اور پیٹھ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۱۳) سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا موٹنا اچھا نہیں۔ (المرجع السابق)

(۱۴) داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

ص ۱۹۷) موٹانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ”ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو

جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔“ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والابا، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۷۱)

(۱۵) مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج

نہیں۔ بعض اسلاف رحمہم اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکرامیہ، الباب التاسع عشر فی الختان والحصا... الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۱۶) مرد کو چاہیے کہ موئے زیر ناف اُترے وغیرہ سے موٹا دے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(۱۷) اس کام کے لئے بال صفا پاؤ ڈرو وغیرہ کا استعمال مرد و عورت دونوں کو

جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۱۸) موئے زیر ناف کو ناف کے عین نیچے سے موٹنا شروع کریں۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۱۹) جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے

بال موٹیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۲۰) اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم

کی نظر پڑے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۱)

(۲۱) انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کالتہ (یعنی وہ

کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر

دینے کا حکم ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الطہر والاہام، فصل فی البیوع، ج ۹، ص ۶۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے ظاہر و باطن دونوں کو صاف رکھنے

کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں ان تمام سنتوں پر خوش دلی سے عمل

کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دو دزد سنتوں کا پے شاہِ کر بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امت کے دل سے لذت فیشن نکال دو

(مغیلاں مدینہ، ص ۲۸)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

زلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لوٹک اور بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(حدائق بخشش)

(۱) چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔

(جامع الترمذی، اشمال باب ما جاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الحدیث ۴۲ ص ۵۰۷)

دیکھو قرآن میں شب قدر ہے تا مطلع فجر

یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

(حدائق بخشش، ص ۸۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔ اس لئے جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

(۲) چاہیں تو پوزے کانوں تک گیسو رکھیے کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قدر مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔

(شمال ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۳، ص ۱۷)

(۳) چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھائیے کہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔ (شمال ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۵، ص ۳۵)

(۴) سر کے بیچ میں سے مانگ نکالنے کی سنت ہے۔ جیسا کہ صدر الشریعہ

بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں لکھتے ہیں ”بعض لوگ داسہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔“

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

ان احادیث مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر اقدس پر پورے ہی بال رکھے۔ آجکل جو چھوٹے چھوٹے بال رکھے جاتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا سنت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی تراش خراش والے بال رکھنے کی بجائے

ہمیں چاہئے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنے سر پر آدھے کانوں تک، کانوں کی لوتک یا اتنی بڑی زلفیں رکھیں کہ شانوں کو چھولیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر آدھے کان سے یا ایک کان کی لوت سے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے دوسرے کان کے نصف تک یا دوسرے کان کی لوتک لے جائیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، اب اس دھاگے سے نیچے جتنے بال آئیں وہ کٹوا دیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہم سب مسلمانوں کو خلاف سنت بال رکھنے

اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری، بیٹھی بیٹھی سنت زلفیں رکھنے والی ”مدنی سوچ“ عطا فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب اولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے بالی ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)“

(سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۶۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

چنانچہ اب تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتوں اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مانگ سر کے بیچ میں نکالی جائے کہ سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

(۲) سر میں تیل ڈالنے سے قبل ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھ لینا

چاہیے۔

(۳) سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھ کر اٹھے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے

ابرو پر تیل لگائیں پھر اٹھی کے۔ اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اٹھی پر۔ اب

(پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھ کر) سر میں تیل ڈالیں۔“

(ملخصاً شامل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، للإمام النبیانی، الفصل الثالث فی متعلق شعرہ... الخ، ص ۸۱)

(۳) جب بھی تیل لگائیں تو عمامہ کے نیچے سر بند باندھیے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لئے سر اقدس پر ایک کپڑا پیٹ لیا کرتے۔ اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا۔

(شمائل المحمدیہ، الحدیث ۳۲، ص ۴۰)

گزشتہ حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر بند باندھنے کی سنت سے متعلق ”شمائل ترمذی“ میں ایک باب باندھا ہے۔

(۴) سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اتارتا ہے تو بعض اوقات بدبو کا بھپکا لگتا ہے لہذا جس سے بن پڑے وہ عمدہ و خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودار تیل تیار ہے۔ سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہیے۔

(۵) داڑھی میں اکثر غذائی اجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبو دار رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اس طرح بدبو آتی ہے لہذا مشورۃ عرض

ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے واڑھی دھولی جائے۔

(۶) بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشعوری میں مسجد کے اندر ”بدیو“ پھیلانے کے جرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہذا مَدَنی التجاء ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی کسی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ میل کچیل، پسینہ اور تیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدیو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدیو کے سبب کافی گھسن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُسْتَقِل کوئی مخصوص خوشبو یا بدیو ہو اس سے اس کی ناک اٹ جاتی ہے۔

(۷) جن اسلامی بھائیوں کے سر پر بال ہوں ان کو چاہیے کہ ان میں کنگھا کیا

کریں۔ حضرت سیدنا ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر پورے بال ہیں، میں ان کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں اور ان کا اکرام کرو۔“ لہذا حضرت سیدنا ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔ (موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث، ۱۸۱۸، ج ۲، ص ۲۳۵)

(۸) بال بکھرے ہوئے نہ رکھیں۔ حضرت سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ تاجدارِ دو عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے بیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف اس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کو بال درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بال درست کر کے واپس آیا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔“

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث، ۱۸۱۹، ج ۲، ص ۴۳۵)

بیٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے درست رکھا کرو۔ بلکہ بیان کی گئی آخری حدیث پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لباس کو پاک و صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں کو بھی درست رکھا کریں۔ بہر حال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہوا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

مری ہر ہر ادا سے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنت جھلکتی ہو

جدھر جاؤں شہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

(۹) کنگھا کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتداء کیجئے کہ ہمارے پیارے

آقا، مدینے والے مصطفیٰ، شب اسرا کے دولہا، شافع روز جزا، سلطان انبیاء، محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ”ترمذی شریف“ میں ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے اور اسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے، نیز نعلین شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدم محترم نعل شریف میں داخل فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشرائع باب ما جاء فی رجل رسول اللہ، الحدیث ۳۳، ج ۵، ص ۵۰۹)

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی طرف سے وضو کرنا پسند فرماتے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کرتے وقت پہلے سیدھا ہاتھ مبارک دھوتے پھر بائیں۔ اسی طرح پاؤں مبارک دھوتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رکھا کرتے۔ نیز اس حدیث پاک میں کنگھا اور نعلین شریفین کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانب سے شروع کرنا منقول ہوا۔ یعنی سر اقدس اور واڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانب سے شروع کرتے، پھر بائیں جانب۔ نیز نعلین شریفین پہنتے وقت بھی پہلے سیدھے قدم مبارک کو نعل پاک میں داخل فرماتے پھر بائیں قدم مکرم کو۔ صرف ان تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی جانب سے ہی شروع کرنا پسند فرماتے۔ چنانچہ لباس پہننا، مسجد میں داخل ہونا، سر اور مونچھ وغیرہ کے بال تراشنا، مسواک کرنا، ناخن کاٹنا، آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، کسی کو کوئی چیز دینا یا کسی سے لینا، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ کام سیدھے ہاتھ سے سیدھی جانب سے کرنے چاہئیں۔

(۱۰) سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ریش مبارک میں کنگھا کرتے وقت آئینے میں اپنا روئے انور ملاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے۔ ”اَللّٰهُمَّ حَسُنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ“ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند سیرة عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۲۲۳۶، ج ۹، ص ۳۳۹) یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کے لئے دعا کرتے رہا کریں، ورنہ ہمارے سرکارِ عالم مدارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حسن اخلاق کے تو قرآن مجید میں چرچے ہیں۔ چنانچہ پ ۲۹، سورۃ القلم، آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٌ ۝
(پ ۲۹، القلم ۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری نحو (خلق) بڑی شان کی ہے۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۶۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سنت کے مطابق اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



زینت کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن و مونچھیں تراشنے، ہر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں ”زینت کی سنتیں اور آداب“ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

(۱) انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیث مبارکہ میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔

(در مختار، کتاب الحظر والاباحہ، باب فی النظر والس، ج ۹، ص ۶۱۳ تا ۶۱۵)

(۲) اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس

کے سر میں جوڑی گئی جب بھی نا جائز ہے۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحہ، ج ۹، ص ۶۱۳ تا ۶۱۵)

(۳) اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔

(در مختار، کتاب الخطر والاباحہ، باب فی انظر دانس، ج ۹، ص ۶۱۲ تا ۶۱۵)

(۴) لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

(رد المحتار، کتاب الخطر والاباحہ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۸)

(۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ

ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔

(رد المحتار، کتاب الخطر والاباحہ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۸ ملخصاً)

(۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے

ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(رد المحتار، کتاب الخطر والاباحہ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۹ ملخصاً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکار

ابدقار، شفیق روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مُنْحَنَّتْ (یعنی بیجوا) حاضر کیا گیا

جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا

حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا

ہے۔ ہمارے بیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا: ”کہ اسے شہر بدر

کردو۔ لہذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینہ منورہ سے نکال کر ”نقیح“ کو بھیج دیا گیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی الخنثین، الحدیث ۱۲۹۲۸، ج ۴، ص ۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُنْحَنَّتْ نے عورتوں کی نقل کی یعنی

ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے کس

قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کر دیا۔ اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی

درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔ اور ہاں! جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج ۱ ص ۵۴۰)

(۷) جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

(۸) اپنے بچوں کو ایسے ”بابا سوٹ“ نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الرضا، باب (۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج ۲، ص ۳۹۲)

(۱۰) ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔ لہذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر

عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۵۵)

میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنائیے جس سے اللہ عزوجل کا قہر و غضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں کا دیوانہ بنا دے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

- ① ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“ (صحیح البخاری، الحدیث: ۷۱، ص ۸)
- ② ”جو شخص طلب علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔“ (تاریخ بغداد، رقم: ۱۵۳۵، ج ۳، ص ۳۹۷)
- ③ ”عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا (علم دین) نہ سیکھنے کا۔“

(”الفردوس بمأثور الخطاب“، الحدیث: ۳۱۶۵، ج ۲، ص ۲۴۸، و”الجامع الصغیر“ للسیوطی، الحدیث ۴۳۳۵، ص ۲۶۴)

خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے میٹھے میٹھے سرکار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مختار، شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت معطر معطر رہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک پسینہ بذات خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک و عنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے

مجھ کو سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ چاہیے

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست پر انوار میرے چہرہ پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطر دان سے نکلتی ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الفصل الرابع فی صفة عرقہ... الخ، ص ۸۵)

عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے:

میٹھے اسلامی بھائیو! ”شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ میں ہے کہ ہمارے

مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور نا خوشگوار بو یعنی بد بو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ناپسند فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ “حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ہمارے معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم استعمال فرماتے ہیں۔“

(المرجع السابق، الفصل الخامس فی صفة طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۸۷)

سر میں خوشبولگانا سنت ہے:

سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ”مشک“ سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (المرجع السابق) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنے سر تاج، ماہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبولگانی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔“ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیة، الحدیث ۵۹۲۳، ج ۴، ص ۸۱)

ایئر فریشنز:

میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبولگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بد قسمتی سے آجکل دیسی خوشبو جات کا ملنا بے حد دشوار ہو گیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز

سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل ”ایئر فریشنز“ کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ”ایئر فریشنز“ کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہذا ”ایئر فریشنز“ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خوشبو کا تحفہ :

”شمال ترمذی“ میں ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفہ پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رد نہ فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمال، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج ۵، ص ۵۴۰)

”شمال ترمذی“ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبو و تیل اور (۳) دودھ۔

(المرجع السابق، الحدیث ۲۱۷)

یٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا

ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوشبو کا تحفہ رو نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفہ پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

کون کیسی خوشبو استعمال کرے؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔

(جامع الترمذی، کتاب الادب، بابہ باجاء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث ۲۷۰۹، ج ۲، ص ۲۶۱)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات۔ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاندان یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از سمرات المناجیح، ج ۶، ص ۱۱۳)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) | مکتبہ المدینہ | مکتبہ المکرمہ

معلوم ہوا کہ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔ اسلامی بہنیں حدیث ذیل سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ:

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کرہیۃ خروج المرأۃ معطرۃ، الحدیث ۲۷۹۵، ج ۴، ص ۳۶۱)

خوشبو کی دھونی لینا:

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے۔ یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاقفاظ من الادب وغیرہ، باستعمال المسک وانہ... الخ، الحدیث ۲۲۵۳، ص ۱۲۷)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے بیٹھے بیٹھے غمخوار، دو عالم کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی معطر معطر فضاؤں اور معنبر معنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں معطر معطر فضاؤں میں معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلوؤں میں عافیت کیساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مر یا رب بقیع کاش! ہو جائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(مغیلان مدینہ، ص ۹۹)

خوشبو لگانے کی 47 نیتیں

(از شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

- (۱) سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے قبل بسم اللہ (۳) لگاتے ہوئے دُرود شریف اور (۴) لگانے کے بعد اداۓ شکرِ نعمت کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائکہ اور (۶) مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا (۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنتیں سیکھنے پر قوت حاصل کروں گا، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مثلاً اس طرح سے کہنا کہ "اس کے لباس یا ہاتھوں یا منہ سے بدبو آ رہی تھی" غیبت ہے) (۹) موقع کی مناسبت سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا (۱۱) مسجد (۱۲) نمازِ تہجد (۱۳) جمعہ (۱۴) پیر شریف (۱۵) رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ (۱۶) عیدِ الفطر (۱۷) عیدِ الاضحیٰ (۱۸) شبِ میلاد (۱۹) عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (۲۰) جلوسِ میلاد (۲۱) شبِ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (۲۲) شبِ برأت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵) درسِ قرآن و (۲۶) حدیث (۲۷) تلاوت (۲۸) اوراد و وظائف (۲۹) دُرود شریف (۳۰) دینی کتاب کا مطالعہ

(۳۱) تدریس علم دین (۳۲) تعلیم علم دین (۳۳) فتویٰ نویسی (۳۴) دینی کتب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سنتوں بھرے اجتماع (۳۶) واجتماع ذکر و نعت (۳۷) قرآن خوانی (۳۸) درس فیضان سنت (۳۹) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (۴۰) سنتوں بھرا بیان کرتے وقت (۴۱) عالم (۴۲) ماں (۴۳) باپ (۴۴) مومن صالح (۴۵) پیر صاحب (۴۶) موئے مبارک کی زیارت اور (۴۷) مزار شریف کی حاضرگی کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔
 جتنی اچھی اچھی نیتیں کریں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔ جبکہ نیت کا موقع بھی ہو اور وہ نیت شرعاً درست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کھانے کی سنتیں اور آداب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیں۔ حضرت سیدنا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ثور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ اذنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو)

کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(۲) جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین

پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۱۹)

(۳) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمہ، الفصل الثالث، الحدیث ۴۲۴۰، ج ۲، ص ۴۵۴)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الاشریہ، باب آداب الطعام... الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

(۵) اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بسم

اللہ اولہ وَاٰخِرَہ پڑھ لیں۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تابور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہ وَاٰخِرَہ۔“

(سنن ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۲۸۷)

(۶) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو

ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۗءِ یَا قِیُّوْمُ“ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے

زندہ وقائم رہنے والے۔“ (فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج ۱، ص ۲۷۴)

(۷) سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو

سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان اٹھے ہاتھ

سے کھاتا پیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۱۰۲۰، ص ۱۱۱)

(۸) اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے

سامنے ہو۔“ (صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے

میرا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر حرکت کر رہا تھا (یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری

طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا) جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عبوب،

منزّہ عن البُغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو

فرمایا: ”اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا

کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام، ج ۳، الحدیث ۵۳۷۷)

(۹) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ

گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلاف سنت ہے بلکہ جی چاہے

تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری، باب ما عاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹)

امام اہل سنت مجذوبین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں:

”کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرانے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ”گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں“ یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن و عیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتا دے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۶۵۲)

کھانے کی "40" نیتیں

(از شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۳۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

﴿۱، ۲﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وضو کروں گا (یعنی ہاتھ، منہ کا اگلا حصہ

دھوؤں گا اور ٹھکیاں کروں گا) ﴿۳﴾ عبادت ﴿۴﴾ تلاوت ﴿۵﴾ والدین کی خدمت

﴿۶﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۷﴾ سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر ﴿۸﴾

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۹﴾ امورِ آخرت اور ﴿۱۰﴾ کسبِ

ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ نیتیں اسی صورت میں

مفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے الٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی

گناہوں کی طرف رجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جنم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر

﴿۱۲﴾ دسترخوان بچھانے کی سنت ادا کر کے ﴿۱۳﴾ سنت کے مطابق بیٹھ کر

﴿۱۴﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۵﴾ دیگر دعائیں پڑھ کر ﴿۱۶﴾ تین

انگلیوں سے ﴿۱۷﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿۱۸﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں

گا ﴿۱۹﴾ ہر دو ایک لقمہ پر یا واجد پڑھوں گا ﴿۲۰﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر

کھالوں گا ﴿۲۱﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تاکہ روٹی

کے ذرات برتن ہی میں گریں ﴿۲۲﴾ ہڈی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) مکتبہ المدینہ مکتبہ المنورہ

چائے کے بعد پھینکوں گا ﴿۲۳﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۲۴﴾ آخر میں سنت کی ادائیگی کی نیت سے برتن اور ﴿۲۵﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۶﴾ کھانے کے برتن دھو کر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۷) ﴿۲۷﴾ جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے اُس وقت تک بلا ضرورت نہیں اٹھوں گا ﴿۲۸﴾ کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۲۹﴾ خلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیتیں

﴿۳۰﴾ دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۱﴾ مسلمانوں کے قرب کی برکتیں حاصل کروں گا ﴿۳۲﴾ ان کو بوٹی، کدو شریف، گھر چن اور پانی وغیرہ پیش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿۳۳﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کمائوں گا ﴿۳۴﴾ کھانے کی نیتیں اور ﴿۳۵﴾ سنتیں بتاؤں گا ﴿۳۶﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۷﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۳۸﴾ غذا کا عمدہ حصہ منگوا بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ﴿۳۹﴾ ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا ﴿۴۰﴾ کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہوسکا تو اس نیت کے ساتھ بلند آواز سے یا واجد کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ

النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر اس طرح پیئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پیئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پیئیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔“ (سنن ترمذی، کتاب الاشریۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاثناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ”اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید و خوش گوار ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب کراہۃ التنفس فی الاثناء... الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ج ۳، ص ۱۱۴۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الاشریۃ، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ
راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب کراحتہ الشرب قائماً، الحدیث ۲۰۲۲، ص ۱۱۱۹)

پانی پینے کی "15" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

- ﴿۱﴾ عبادت ﴿۲﴾ تلاوت ﴿۳﴾ والدین کی خدمت ﴿۴﴾ تحصیلِ علم دین
- ﴿۵﴾ سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر ﴿۶﴾ علقائی دورہ برائے نیکی
- کی دعوت میں شرکت ﴿۷﴾ امورِ آخرت اور ﴿۸﴾ حسبِ ضرورت کسبِ حلال
- کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا۔ یہ نیتیں اسی وقت مفید ہوں گی جب کہ
- فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔
- ﴿۹﴾ بیٹھ کر ﴿۱۰﴾ بسم اللہ پڑھ کر ﴿۱۱﴾ اُجالے میں دیکھ کر ﴿۱۲﴾ چوس کر
- ﴿۱۳﴾ تین سانس میں پیوں گا ﴿۱۴﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں
- گا ﴿۱۵﴾ بچا ہو پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی "6" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

- ﴿۱﴾ بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا ﴿۲﴾ سُستی اُڑا کر عبادت ﴿۳﴾ تلاوت
- ﴿۴﴾ دینی کتابت اور ﴿۵﴾ اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا ﴿۶﴾ پینے کے
- بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا۔

چلنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہیے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُر وقار طریقے پر چلنا چاہیے۔ چلنے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے

چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) لفتگوں کی طرح گریبان کھول کر اڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ

احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پر وقار طریقے پر چلیں۔ حضرت

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح

افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حدی الرجل، الحدیث ۲۸۶۳، ج ۳، ص ۳۲۹)

العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۴۴)

(۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹)

(۵) بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ امام اہل سنت مجدد

دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: پیرو استاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۳۶۹/۳۷۴)

(۶) کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت بزرگان دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے

پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

(۷) جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں

جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(۸) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰)

(۹) مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعائیں بار بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں

گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا

دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی

لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث ۲۸۵۷، ج ۲، ص ۳۳۷)

(۱۰) جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً

کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ اغنی لکھتے ہیں:

بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیماً قیام اور استقبال جائز بلکہ سنت صحابہ ہے

بلکہ حضور کی سنت قولی ہے۔ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اٹھنے بیٹھنے کی سنتوں اور آداب پر عمل پیرا

ہونے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سبب وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔ لباس کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔“

(سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج ۴، ص ۳۷۰)

(۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ“

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے

یہ عطا کیا۔ (المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۲۸۶، ج ۵، ص ۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے

سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پانچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اللباس، الحدیث ۴۱۴۱، ج ۴، ص ۹۶)

(۴) پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) عمامہ باندھنے کی عادت ڈالنے کے لئے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، داتا گیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکانو۔“ (کنز العمال، کتاب المعیض، الحدیث ۴۱۱۳۲، ج ۸، ص ۱۳۳)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(کنز العمال، کتاب المعیض و العبادات، باب العمام، الحدیث ۴۱۱۳۰، ج ۱۵، ص ۲۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فیشن والے لباس سے بچا اور محبوب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق لباس پہننے کی توفیق مرحمت فرما۔

امین، بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



جو تا پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نعلین پہننا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ جو تے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جو تے نہایت ہی کار آمد ہیں۔ جو تا پہننے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) کسی بھی رنگ کا جو تا پہننا اگر چہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جو تے پہننا

بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جو تے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۵۹۵، ج ۲، ص ۲۳۶)

(۲) پہلے سیدھا جو تا پہنیں پھر الٹا اور اتار تے وقت پہلے الٹا جو تا اتاریں

پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”(کوئی شخص) جب جو تا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس النعال وغل، الحدیث ۳۶۱۶، ج ۴، ص ۱۶۶)

(۳) جب بیٹھیں تو جو تے اتار لینا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سکت ہے کہ اپنے جوتے اتار لے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی الاصلح، الحدیث ۴۱۳۸، ج ۴، ص ۹۵)

(۴) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنن ابی زبیر، حصہ ۵، ص ۶۰۱)



بدگمانی سے بچنے

نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمان عبرت نشان ہے: ”بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یخطب علی خطبہ اخیہ،

الحدیث ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۴۶)

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے نہ رہ جائیں۔ لہذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سنت کے مطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔ اب سونے اور جاگنے کے بارے میں سنتیں اور آداب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:

(۱) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی مووی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۲) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے۔ اَللّٰهُمَّ بِرِاسْمِكَ اَمُوْتُ

وَ اَحْيٰى تَرْجَمُهُ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۳، ص ۱۹۲)

(۳) الثالی یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں

فرماتا۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب النہی عن الاغطاج علی الوجہ، الحدیث ۳۷۲۳، ج ۲، ص ۲۱۴)

(۴) دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔ حضور تا جدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔

(شمائل الترمذی، کتاب اشمال، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ الحدیث ۲۵۳، ج ۵، ص ۵۴۹)

(۵) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۹) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہو تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضائقہ نہیں (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۵، ص ۳۲۲)۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرش زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ“ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں کم سونے اور سنت کے مطابق سونے کی

توفیق مرحمت فرما۔“ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر و برکت ہے۔ ایک دفعہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔ میں رجب شریف کے مہینے میں ادا کر دوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھو گے، نہ دوں گا۔ حضرت سیدنا ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”واللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کر دیتا۔“ (اب میری وہ زرہ لے جا اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا) (المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج ۱، ص ۳۳۱)

مہمان باعثِ خیر و برکت ہے:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

رسول نے ارشاد فرمایا، ”جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھڑی (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱)

پیارے اسلامی بھائیو! چھڑی اونٹ کے کوہان پر رکھ دیں تو فوراً لڑھک کر نیچے کی طرف آجاتی ہے، مہمان کی وجہ سے خیر و برکت اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے:

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔“

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

دس فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ہیں:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت برآء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”اے برآء! آدمی جب اپنے بھائی کی، اللہ عزوجل کے لئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکر یہ نہیں چاہتا تو اللہ عزوجل کی اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ عزوجل کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت

لکھ دی جاتی ہے اور اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذا میں ”جَنَّةُ الْخُلْدِ“ اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔“

(کنز العمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج ۹، ص ۱۱۹)

سبحان اللہ، سبحان اللہ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ عزوجل کی

رحمت کی چھماچھم برسبات شروع ہو جاتی ہے اس قدر اجر و ثواب اللہ! اللہ!

مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۸، ج ۴، ص ۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل، ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان

نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں پیٹھے پیٹھے مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں پیٹھے

پیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔

(امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)



عمامہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔ امام اہلسنت، مجددین و ملت الشاد امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں عمامہ سنت متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۶، ص ۲۰۸، ۲۰۹)

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آٹھ ارشادات

(۱) عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر (۷۰) رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار، باب الرء، فصل رکعتان، الحدیث ۳۰۵۲، ج ۱، ص ۲۱۰)

(۲) عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الصاۃ، الحدیث ۳۶۲۱، ج ۲، ص ۳۱)

(۳) بے شک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔

(الجامع الصغیر، حرف الهمزة، الحدیث ۱۸۱۷، ص ۱۱۳)

(۴) ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر

روز قیامت ایک نور عطا کیا جائیگا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، الحدیث ۴۳۳۰، ج ۸، ص ۱۴۷)

(۵) عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب اعمو اتزادوا حلما، الحدیث ۷۴۸۸، ج ۵، ص ۲۷۲)

(۶) عمامہ مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اتار دینگے اپنی

عزت اتار دینگے۔ (فردوس الاخبار، باب العین، الحدیث ۴۱۱۱، ج ۲، ص ۹۱)

(۷) تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔“

(کنز العمال، کتاب المعیشتہ والاعادات، باب آداب التعمم، الحدیث ۴۱۹۰۶، ج ۵، ص ۲۰۵)

(۸) عمامہ کیساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر (۷۰) جمعہ کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الجیم، الحدیث ۲۳۹۳، ج ۱، ص ۳۲۸)

حکایت:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ میں اپنے

والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے

تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟

میں نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان

تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن

عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے

رہتے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۶، ص ۲۱۵)

عمامہ مبارک کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئیں چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت

مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن عمامہ شریف اس طرح باندھتے کہ شملہ مبارکہ سیدھے شانہ پر رہتا۔ نیز باندھتے وقت اسکی گردش بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارک پیشانی پر رکھتے اور اسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔

(حیات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ، ج ۱، ص ۱۴۴)

عمامہ کے آداب:

- (۱) عمامہ سات کھاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ کھاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو) (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس تحت الحدیث ۴۳۴۰، ج ۸، ص ۱۴۸)
- (۲) عمامہ کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲، ص ۱۸۲، بہار شریعت، حصہ ۱۶ عمامہ کا بیان، ج ۳، ص ۵۵)
- (۳) عمامہ اتارتے وقت بھی ایک ایک کر کے پیچ کھولنا چاہئے۔ عمامہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے کھڑے باندھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب التاسع فی اللباس... الخ، ج ۵، ص ۳۳۰)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں عمامہ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق

عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



قرض دینے کے فضائل

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”ہر قرض صدقہ ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی القرض، الحدیث ۳۵۶۳، ج ۳، ص ۲۸۴)

سروردو عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے

”معراج کی رات میں نے جنت کے دو دوازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ہر درہم

دس درہم کے برابر ہے اور قرض کا ہر درہم اٹھارہ درہم کے برابر ہے۔ میں نے پوچھا

جبرئیل! قرض، صدقے سے کس وجہ سے افضل ہے؟ عرض کی: سائل سوال کرتا ہے

جب کہ اس کے پاس (مال) ہوتا ہے اور قرض طلب کرنے والا اپنی ضرورت کے لئے

قرض طلب کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۲۵۳۹، ج ۸، ص ۳۷۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو شخص اپنے کسی بھائی کو دو بار قرض دے گا، اللہ

مزدِ جمل اس کو ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب دے گا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث ۲۴۳۰، ج ۳، ص ۱۵۳)

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ بھی نہ تھا ساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا۔ اس مکان کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ اس سائے میں کھڑے ہو جائیے۔ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اور اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ عند اللہ (اللہ عزوجل کے نزدیک) کہیں سود لینے والوں میں میرا شمار نہ ہو جائے، کیونکہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھوپ میں ہی کھڑے رہے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۸۸، وکنز العمال، کتاب الدین، قسم الاقوال، الحدیث ۱۵۵۱۲، ج ۶، ص ۹۹)

اللہ اکبر! ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ کیا ہی خوب تھا۔ بزرگان دین (رحمہم اللہ) کے دلوں میں اللہ عزوجل کا خون۔ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ حضرات مقدسہ قدم قدم پر اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

قیامت کے غم سے بچنے کے لئے:

حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے

کہ تنگ دست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔
(یعنی معاف کرے) (صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر، الحدیث ۱۵۶۳، ص ۸۴۵)

قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے جنازہ لایا گیا۔ تو حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا، اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کیا گیا، ہاں اس پر قرض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جاسکے، عرض کیا گیا، نہیں، تو حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا..... اے اللہ عزوجل کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا، ”اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے۔ اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔“

(اسنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الفضمان، باب وجوب الحق بالفضمان، الحدیث ۱۱۳۹۸، ج ۶، ص ۱۲۱)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، وہ شخص جس

نے اللہ عزوجل کی راہ میں جان دی ہے (یعنی شہید ہوا ہے) اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا

سوائے قرض کے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۳۶) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ ”جو لوگوں کا مال بطور قرض لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، ... نوح، باب من اخذ اموال الناس ... نوح، الحدیث ۲۳۸، ج ۲، ص ۱۰۵) پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جس شخص نے اپنی جان تک اللہ عزوجل کی راد میں قربان کر دی اس پر بھی اگر کسی کا قرضہ ہے اور وہ ادا کر کے نہیں آیا ہے تو وہ معاف نہ ہوگا کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک قرض خواہ معاف نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں فراخ دلی کے ساتھ بہ نیتِ ثواب حاجتمندوں کو قرض دینے اور قرضدار کے سانچہ نرمی کرنے اور اپنے اوپر آتا ہوا قرض دیا ننداری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

امین، بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



مریض کی عیادت کرنے کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب ہمارا کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو ہمیں وقت نکال کر اس اسلامی بھائی کی عیادت کے لئے ضرور جانا چاہیے کہ کسی مسلمان کی عیادت کرنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عمرو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پینہ، باعث فزول سیکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجائز، باب الترغیب فی عیادۃ الرضی، الحدیث ۱۴، ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۵)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جوہر و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ”خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنازہ، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرمؐ، نور مجسم، رسول اکرمؐ، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے۔“

(المسند للإمام احمد، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۸۰، ج ۴، ص ۴۷)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنازہ، باب فی فضل العیادۃ... الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۲۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے دعا لازمی کروانی چاہیے کہ مریض کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والاخبار،

ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دعا رو نہیں ہوتی۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنازہ، باب الترغیب فی عیادة المرضی... الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنازہ، باب ماجاء فی عیادة المرضی، الحدیث ۱۲۳۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

پیارے مسلمان بھائیو! جب کسی مریض کی عیادت کو جائیں تو مریض کے لئے بھی دعا کریں ایک دعا حدیث مبارکہ میں تعلیم فرمائی گئی ہے ہو سکے تو یہ دعا ہی پڑھ لیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔“

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ

ترجمہ: میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنازہ، باب الدعاء للمریض عند العیادة، الحدیث ۳۶۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں عیادت کی سنت پر بھی عمل کی توفیق عطا فرما۔

امین، بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف / مولف	مطبوعہ
۱	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاہور
۲	کنز الایمان فی ترجمہ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ	ضیاء القرآن لاہور
۳	الجامع لاحکام القرآن تفسیر قرطبی	محمد بن اسماعیل قرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۴	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۵	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت
۶	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۷	سنن ابی یزید	امام ابویزید سلیمان بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت
۸	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۹	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۱۰	الجامع الصغیر	سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۱	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۲	المجموع الکبیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۳	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام ندین	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۴	المجموع الاوسط	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۵	کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ ہادی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۶	المسودک	امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۱۷	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۸	المسودک لایمام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۹	شعب الایمان	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۲۰	التحذیر والترغیب	امام عبد اللہ عظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۱	شرح الزیلا امام بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ	دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۲	فردوس الاخبار	حافظ شیردین محمد داررحمة اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۳	الموضوعات الکبریٰ	امام ابو القریح عبدالرحمن بن علی علیہ الرحمۃ	دار الفکر بیروت
۲۴	سنن داری	امام عبداللہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
۲۵	ریاض الصالحین	امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ	ولد السلام ریاض
۲۶	رد المحتار مع درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی الحسکی	دار المعرفہ بیروت
۲۷	فتاویٰ عالمگیری	شیخ نظام الدین و جملہ من علماء احمد	مکتبہ شیدیہ کوئٹہ
۲۸	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۲۹	بہار شریعت	مفتی احمد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۳۰	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۱	تہذیب الفہم	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
۳۲	جامع الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	قادی پبلشرز لاہور
۳۳	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
۳۴	وسائل الوصول	علامہ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ	دار المنہاج بیروت
۳۵	أحسن المحسنین	علامہ محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ العصریہ بیروت
۳۶	شرح الشفاء الباب	ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۷	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہالی ایران
۳۸	اسرار الاولیاء	فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہالی ایران
۳۹	حلیۃ الاولیاء	امام احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۴۰	تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت ورحمة اللہ علیہ ﴾

- (۱) کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (کفل الفقیہ الفہم فی احکام فرطاس المزلعم) (کل صفحات: 199)
- (۲) ولایت کا آسان راستہ (تشریح) (الباقوتۃ الواسیطۃ) (کل صفحات: 60)
- (۳) ایمان کی پہچان (ماشہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- (۴) معاش ترقی کا راز (ماشہ تشریح تفسیر فلاح و نجات اصلاح) (کل صفحات: 41)
- (۵) شریعت و طریقت (مقالہ العرفاء یاغزیر شرع و عثماء) (کل صفحات: 57)
- (۶) ثبوت ہلال کے طریقے (طرقی ایبات ہلال) (کل صفحات: 63)
- (۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اظہار الحق العلی) (کل صفحات: 100)
- (۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وشاخ الحید فی تحلیل معانقہ العید) (کل صفحات: 55)
- (۹) اخذ ازوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رد الفحیط و الوباء بدعوة الحیرین و مؤاسیة الفقراء) (کل صفحات: 40)
- (۱۰) والدین و زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الحقوق یطرح العفوی) (کل صفحات: 125)
- (۱۱) دعاء کے فضائل (أحسن الرجاء لآداب الدعاء مئة ذیل المدعا لأحسن الرجاء) (کل صفحات: 140)
- شافعہ شونیس والی عربی کتب:

از امام المل سنت مجرودین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

- (۱۲) کفل الفقیہ الفہم (کل صفحات: 74). (۱۳) تمہید الإیمان. (کل صفحات: 77)
- (۱۴) الأحزات المستینة (کل صفحات: 62). (۱۵) إقامة البیانة (کل صفحات: 60). (۱۶) الفضل الموهبی (کل صفحات: 46). (۱۷) اجلی الأعلام (کل صفحات: 70). (۱۸) الزمزمة القمریة (کل صفحات: 93). (۱۹، ۲۰) جد الممتار علی رقلہم خلیل (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات: 570، 672)

﴿ شعبہ اصلاحی کتب ﴾

- (۲۱) خوف خدا مزدوجل (کل صفحات: 160)
- (۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- (۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- (۲۴) فکر مدینہ (کل صفحات: 164)
- (۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- (۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات: 39)
- (۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- (۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- (۲۹) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- (۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
- (۳۱) فیضان احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- (۳۲) مفتی و دعوت اسلامی (کل صفحات: 98)
- (۳۳) حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
- (۳۴) تحقیقات (کل صفحات: 142)

- (۳۵) اربعین حقیہ (کل صفحات: 112)
 (۳۶) عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24)
 (۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
 (۳۸) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
 (۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
 (۴۰) آداب مرشد کمال (کل صفحات: 275)
 (۴۱) ٹی وی اور مووی (کل صفحات: 32)
 (۴۲) فتاویٰ الہی سنت (سات حصے)
 (۴۳) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
 (۴۴) غوث پاکؒ کے عجز کے حالات (کل صفحات: 106)
 (۴۵) تعارف امیر السنن (کل صفحات: 100)
 (۴۶) برہنہ جداول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
 (۴۷) دعوتِ اسلامی کی خیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
 (۴۸) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات: 68)
 (۴۹) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
 (۵۰) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
 (۵۱) (۵۲) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)
 (۵۳) (۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
 (۵۴) (۶۰) برگمانی (کل صفحات: ۵۷)

﴿ شعبہ تراجم کتب ﴾

- (۶۱) جنت میں لے جانے والے اعمال (مختصر الترمذی فی ثواب العمل الصالح) (کل صفحات: ۷۳)
 (۶۲) شاہراہ اولیا (محتاج العاریضین) (کل صفحات: 36)
 (۶۳) حسن اخلاق (مکارم الاخلاق) (کل صفحات: 74)
 (۶۴) راجع علم (تعلیم المتعلم طریق تعلم) (کل صفحات: 102)
 (۶۵) بیٹے کو نصیحت (ابنہا الولد) (کل صفحات: ۵4)
 (۶۶) الدعوة الی الفکر (کل صفحات: 148)
 (۶۷) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (الرزاق الغیور و مفرخ القلب المنحزون) (کل صفحات: 133)

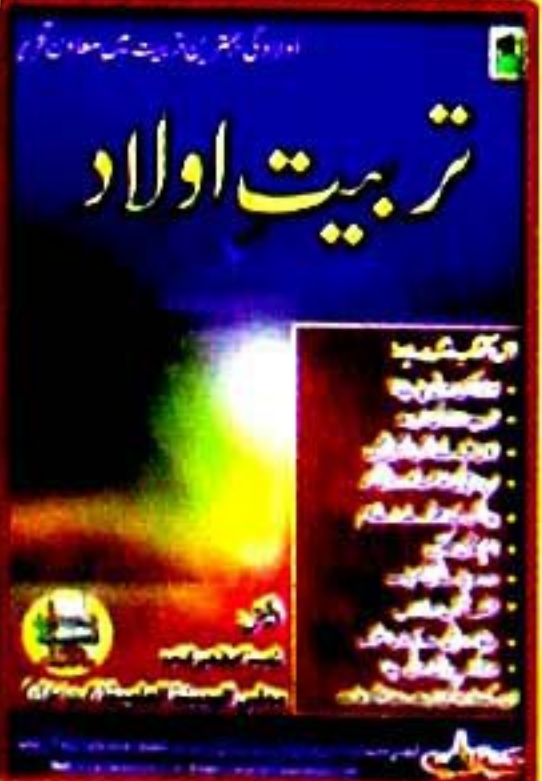
﴿ شعبہ دوسری کتب ﴾

- (۶۸) تعریفات نجومیہ (کل صفحات: 45)
 (۶۹) کتاب اعتقاد (کل صفحات: 84)
 (۷۰) نزہۃ النظر شرح نحبۃ الفکر (کل صفحات: 175)
 (۷۱) اربعین النورہ (کل صفحات: 121)
 (۷۲) نصاب التمجید (کل صفحات: 79)
 (۷۳) گلستانہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 18۷)
 (۷۴) وقایہ النحوی فی شرح ہدایہ النحر

﴿ شعبہ تخریج ﴾

- (۷۵) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) (۷۶) جنتی زیور (کل صفحات: 679)
 (۷۷) بہار شریعت (پانچ حصے)
 (۷۸) اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 (۷۹) آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
 (۸۰) صحابہ کرامؓ کی زندگی (کل صفحات: 274)
 (۸۱) اہمات المؤمنین (کل صفحات: 59)

المدینة العلمیة کی کتب



سنت کی بہاریں

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، اپنی اصلاح کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی مختلف شاخیں

راپڑی - شہید مسجد راور - فون: 2203311-2314045 حیدرآباد - فیضانِ مدینہ آفندی ناؤان - فون: 3642211
لاہور - دربار مارکیٹ سچ بخش روڈ - فون: 7311679 ملتان - نزد چیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ - فون: 4511192
سر درآباد (فیصل آباد) - امین پور بازار - فون: 2632625 راولپنڈی - اصغر مال روڈ نزد عید گاہ - فون: 4411665
آزاد کشمیر - چوک شہیدال میر پور - 058610-82772